



سوال

(04) دریائے نیل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے پرزہ یا بطاقہ ڈالنے کا واقعہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دریائے نیل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے پرزہ یا بطاقہ ڈالنے کا واقعہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دریائے نیل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے پرزہ یا بطاقہ ڈالنے کا واقعہ خط المقریزی 1 58 اور النجوم الزهرۃ 1 35 اور تاریخ الخلفاء ص: 49 میں بھی بحوالہ کتاب العظمت لابن الشیخ مذکور ہے۔ اس کے سند میں مجہول اور ضعیف رواۃ موجود ہیں اس بنا پر یہ روایت قطعاً ناقابل اعتبار ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نمبر پر خطبہ جمعہ کی حالت میں ”یاساریہ البجل“، والا واقعہ تہذیب الاسماء واللغات للنووی 2 10 اور اسد الغایۃ 4 25 اور تاریخ الخلفاء ص: 49 میں بحوالہ بیہقی، الونیعم فی دلائل النبوة، واللکائی فی شرح السنۃ، والدی عاقول فی فوائده، وامن الاعرابی کرامات الاولیاء، والنخلیب فی رواۃ مالک وامن مردویہ، سند مذکور ہے۔ نیز حافظ نے اسبابہ میں اس قصہ کو مختصر لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ”اسنادہ حسن“، اس لیے اس واقعہ کو ناقابل اعتبار بتانا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی شخص کو پرزہ پر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“، لکھ کر ٹوپی میں لگانے کا حکم یا مشورہ دینے کا واقعہ نظر سے نہیں گذرا واللہ اعلم بحال سندہ۔

محمد بن اسحق اور عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے بارے میں آپ کو جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس سے زیادہ اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مصنف رسالہ کی طرف سے ان دونوں پر نیز خارجہ بن الصلب پر ذکر کی گئی جرحوں اور فیصلہ کو دیکھ کر بار بار افسوس ہوتا ہے۔ اب اس سلسلہ میں عاجز کو کچھ نہ لکھا جائے۔

آیت: **الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا أَنَا يَقْوَمُ الَّذِي يَخْتِطُّ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ... ۲۷۵ ... البقرة** سے میں نے جنوں کے کسی پر سوار ہونے اور تکلیف پہنچانے کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ بلکہ جو لوگ اس کے قائل ہیں ان کے مستدل کو ذکر کر دیا ہے، ساتھ ہی یہ لکھ دیا ہے کہ جو لوگ اس کے قائل نہیں ہیں (معتزلہ نیچرلہ وغیرہ) وہ اس کی جوتابیل و توجیہ کرتے ہیں، غالباً مصنف رسالہ بھی وہی سب کچھ کرتے ہوں گے۔ مفسرین نے اس بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ ساری چیزیں میرے سامنے تھیں، مفسرین کی توجیہات و تاویلات پر جس کو اطمینان ہو اس کو اختیار ہے جو چاہے اپنا مسلک اور عقیدہ بنا لے۔

حضرت الوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور واقعہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مذکور واقعہ۔ ان دونوں میں ایک شخص جو سلیم ولد یغ تھا اور ایک



ہی، جماعت صحابہ اور لدیغ پر رقیہ (دم) کرنے والے صحابی کا ذکر ہے اور یہ دو قسے نہیں ہیں۔ البتہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ”ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ، کا حملہ نہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں موجود ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس حملہ کے مذکور نہ ہونے کا نفس واقعہ اور اس حملہ کے محفوظ ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ خارجہ بن الصلت عن عمہ کی حدیث میں دوسرا واقعہ مذکور ہے جس میں بصراحت یہ موجود ہے کہ جس پر دم کیا گیا تھا وہ مجنون اور منجول العقل تھا۔

تعلیم قرآن پراجرت لینے کے، کہ اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کرنا غلط بات ہے۔ اجرت علی الرقیہ کے عدم جواز یا منع پر کوئی روایت موجود نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مثبت تین صریح صحیح اور معتبر احادیث موجود ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے اس کے جواز کا انکار کرنا اور ان کی دوزار کارنا ویلیں کرنا، بڑی جرات اور بعید از انصاف بات ہے۔ اسی لیے میں اس کا قائل ہوں، کہ اگر کوئی بوقت ضرورت یا بلا ضرورت اتفاقی طور پر جائز رقیہ کی شرط کر کے اجرت لے لے تو جائز ہے، البتہ اس کتہ کسب معاش کا ذریعہ بنانا اور اس کا کاروبار اور بیوپار کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

رہ گیا تعلیم قرآن پراجرت لینا اگرچہ ”ان احق ما اخذتم علیہ اجرا، الحج کہ عموم و اطلاق سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے، اور اس کی ناسخ یا اس کے درجہ کی کوئی معارض حدیث موجود نہیں، بلکہ سب کی سب اس سے بہت کم درجہ کی ہیں جنہیں آپ نے اپنے خط میں نقل بھی کر دیا ہے۔ ان کی بنا پر خود یہ حقیر و ناکارہ تعلیم قرآن پر یا تراویح میں قرآن سنانے پر شرط کر کے یا بغیر شرط کے اجرت اور معاوضہ لینے کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ البتہ اگر معلم قرآن کے ذمہ دوسرے فن کی تعلیم کا کام بھی ہو تو یہ کراہت بہت ہلکی یا ختم ہو سکتی ہے۔

عبد اللہ رحمانی مبارکپوری 13 5 1979ء (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا امین اثری ص: 112 113 114)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 33

محدث فتویٰ